اکرام اللہ ساجد

حدیثِ رسول ﷺ وحی ہے!

قرآنِ مجید اطاعتِ رسول ﷺ پر بہت زور دیتا ہے' بلکہ یہ قرآنِ مجید کا ایک بہت بڑا موضوع ہے۔ چنانچہ بہت سی آیات میں اس کا حکم دیا گیا اور اسے اطاعتِ الٰہی کے ساتھ مستقلاً ذکر کیا گیا ہے۔۔ مثلاً:

"وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔" (آلِ عمران: ۱۳۲)

"اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحمت کی جائے"۔

"وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ۔" (المائدۃ: ۹۲)

" اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرو اور ڈرتے رہو۔ اگر منہ پھیرو گے تو جان رکھو کہ ہمارے رسول ﷺ کے ذمہ تو صرف پیغام کا کھول کر پہنچا دینا ہے!"

"وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ۔" (الانفال: ۱)

" اور اگر ایمان رکھتے ہو تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو!"

-- وغیرھا من الآیات!

اب ظاہر ہے کہ اطاعتِ الٰہی سے مراد اللہ تعالیٰ کے ان احکام کی اطاعت ہے جو قرآنِ کریم میں ذکر ہوئے ہیں' اسی طرح اطاعتِ رسول ﷺ کی ممکنہ صورت یہی ہے کہ حدیثِ رسول ﷺ میں مذکور احکام کی اطاعت کی جائے ۔۔۔۔ چنانچہ اگر حدیث کا انکار کردیا جائے تو اُن تمام آیاتِ قرآنی سے انکار لازم آتا ہے' جن میں اطاعتِ رسول ﷺ کا حکم مذکور ہے' اور یہ کفر ہے!

منکرینِ حدیث بڑی آسانی سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ اطاعتِ رسول ﷺ سے مراد قرآنِ کریم ہی

کی اطاعت ہے ' جس کے خود آپ ﷺ بھی متبع تھے' لہٰذا جب ہم قرآنِ مجید کے احکام مانیں گے تو یہی اطاعتِ رسول ﷺ ہے!

ہم کہتے ہیں کہ اگر معاملہ اسی طرح ہے تو قرآنِ مجید میں اطاعتِ رسولؐ **کو الگ** 'بالتزام ' کئی مقامات پر ذکر کرنے کی کیا ضرورت تھی ؟ ---- چنانچہ اگر جا بجا اس حکم پر مبنی تمام قرآنی الفاظ کو زائد اور بلا ضرورت سمجھ لیا جائے ' تو کیا اس کتاب کو ماننے اور اس پر ایمان لانے کا تقاضا یہی ہے' جو امتِ مسلمہ کے لئے دستورِ حیات ہے اور جس کی زیر ' زبر ' پیش ' بلکہ ایک ایک حرکت کو قانونی حیثیت حاصل ہے ؟

بات بڑی واضح ہے کہ "**اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ**" میں دو ہستیوں کی اطاعت کا ذکر ہے' ایک کا نہیں! پھر اسے خواہ مخواہ ایک کے لئے باور کرنا کرانا کیا دوسری کا انکار نہیں ؟ ---- کیا کوئی شخص "**کُلُوْا وَاشْرَبُوْا**" (یعنی کھاؤ بھی اور پیو بھی) **کا** مفہوم "پینے" کے بغیر صرف "کھانے" تک محدود رکھ سکتا ہے؟ ---- چنانچہ ایک شخص اگر صرف روٹی کھاتا ہے اور پانی نہیں پیتا' کہ صرف روٹی کھانے سے ہی پانی پینے کا مسئلہ بھی خود بخود حل ہوجائے گا ' تو ایسا شخص صرف چند گھنٹے ہی زندہ رہ سکتا ہے' پھر اس کی موت یقینی ہے ---- بالکل اسی طرح منکرینِ حدیث کے لئے اطاعتِ رسول ﷺ کے بغیر اطاعتِ الٰہی کا دعوٰی ان کی آخرت کے لئے تباہ کن ہے ---- بالخصوص اس لئے کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

"قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ"

(آل عمران: ۳۲)

" (اے نبی ﷺ) آپ فرما دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول اللہ ﷺ کی بھی ---- پس اگر منہ پھیریں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا "۔

اس آیت میں بھی دو ہستیوں کی اطاعت کا ذکر ہے اور اوپر ذکر ہوا کہ دونوں ہی کی اطاعت تقاضائے ایمان ہے' جب کہ یہاں دونوں سے روگردانی کا نتیجہ کفر بتلایا گیا ہے ---- لہٰذا ان دو میں سے ہر ایک **کا انکار** ہی کفر ہے ---- تب منکرینِ حدیث ' یا بالفاظِ دیگر منکرینِ اطاعتِ رسول ﷺ ' ایک کو مان کر اور دوسری سے انکار کر کے مسلم و مومن کیونکر کہلا سکتے ہیں ؟

ہاں اگر قرآنِ کریم کسی ایک مقام پر بھی یہ فرما دیتا کہ : ——

من یطع اللہ فقد اطاع الرّسول ۔

یعنی " جو کوئی اللہ کی اطاعت کرے تو اس نے رسول ﷺ کی بھی اطاعت کی "۔

—— تو منکرینِ حدیث کا مذکورہ دعویٰ سچا ہو جاتا ، لیکن قرآنِ کریم میں یہ الفاظ کہیں موجود نہیں ! ---- ہاں بلکہ یوں فرمایا :

" مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ " (النسآء :)

" جس نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی تو اس نے (درحقیقت) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی "!

چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی بات مان کر اور آپ ﷺ کی حدیث کا اعتبار کر کے ہی ہم اطاعتِ الٰہی کے مقام تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں ------ یہ آپ ﷺ ہی تھے جنھوں نے ہمیں یہ بتلایا کہ قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے ، ورنہ منکرینِ حدیث بتلائیں کہ ان کے نزدیک قرآنِ مجید کو کلامِ الٰہی ماننے کا ذریعہ کیا ہے ؟ ---- ظاہر ہے کہ اس کے لئے قرآنِ کریم کے علاوہ کوئی بیرونی شہادت مطلوب ہے، جو حدیثِ رسول ﷺ کے بغیر پیش کرنا ناممکن ہے ! ---

یہی وجہ ہے کہ قرآنِ مجید اس ہستی پر نازل کیا گیا جس کی صداقت و امانت ضرب المثل تھی :

"وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا" (الآیۃ ! البقرۃ:۲۳)

"اور اگر تم اس چیز کے بارے شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندے پر نازل فرمائی ......!"

تاکہ اس صداقت و امانت کے حوالے سے آپ ﷺ قرآنِ مجید کو کتاب اللہ باور کرا سکیں !

— چنانچہ قرآنِ مجید کے مخاطبینِ اولین کو رسول اللہ ﷺ نے بہ نفسِ نفیس یہ اطلاع بہم پہنچائی ، جب کہ آپ ﷺ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد سے لے کر تا قیامت اس اطلاع کا واحد ذریعہ حدیثِ رسول ﷺ ہے ---- تو پھر حجیتِ حدیثِ رسول ﷺ ظاہر و باہر ہے ، ورنہ منکرینِ حدیث کے نزدیک اس کی صورت کیا ہوگی ؟

علاوہ ازیں قرآنِ مجید کی بعض آیات ایسی بھی ہیں جن میں تنہا رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے ـــــ مثلاً!

"وَاِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ـــ الآية!" (النور: ۵۴)

"اور اگر تم اس (نبی ﷺ) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے!"

اسی سورہ کی آیت ۵۶ میں ارشاد ہوا:

"وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ"۔

"اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول (اللہ ﷺ) کی اطاعت کرو، تاکہ تم پر رحم کیا جائے!"

جب کہ سورۃ الشعراء میں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ھود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام کے بارے ذکر ہوا کہ ان سبھی نے اپنی اپنی قوم سے فرمایا:

"فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُونِ"۔

"اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو!"

ان تمام آیات میں بھی تنہا پیغمبروں کی اطاعت کا ذکر ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دیا گیا ہے ـــــ چنانچہ ان آیات سے بھی مذکورہ دعویٰ پر استدلال ہو سکتا ہے، اور یوں منکرینِ حدیث کا یہ سہارا بھی ختم ہوا کہ "قرآنِ کریم کی اتباع ہی دراصل اطاعتِ رسول ﷺ ہے، اس کی الگ کوئی حیثیت نہیں!" تاکہ حدیث کا انکار کر کے "صرف قرآن" کا پرفریب نعرہ بلند کیا جا سکے!

پس اطاعتِ رسول ﷺ قرآنی حکم ہے جو قرآنِ مجید کی بہت سی آیات پر مشتمل، اس کا ایک مستقل موضوع ہے، اور جس کا تنہا ذریعہ حدیثِ رسول ﷺ ہے ـــــ منکرینِ حدیث، حدیثِ رسول ﷺ سے اعراض کر کے ان تمام آیاتِ قرآنی کا انکار کر رہے ہیں، اور یہی ہمارا دعویٰ ہے کہ حدیثِ رسول ﷺ کا انکاری خود قرآنِ کریم کا بھی انکاری ہے!

(جاری ہے)